Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

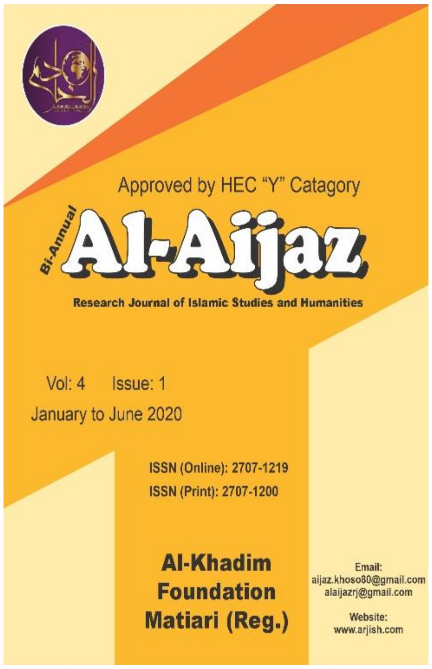

TOPIC:

Historical Evaluation of Disregard of Religious Identifications in Divine religions

AUTHORS:
1. Prof: Zahida Parveen, Professor, Islamic Studies, Waqar-u-nesa college: Rawalpindi, PK.
Email: ztvnrwp@gmail.com, ORICD ID: https://orcid.org/0000-0002-4852-5602
2. Masuood Ahmed, Assistant, Professor Department of Dawah & Islamic Culture, Faculty of Usuluddin International Islamic University Islamabad.
Email: masood.ahmed@iiu.edu.pk, ORICD ID: https://orcid.org/0000-0002-9804-8314
3. Shumaila Rafique, Ph.D Scholar, Department Uloom Islamiya, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar.

How to cite:
Parveen, Z., Ahmed, M., & Rafique, S. (2020). U-10 Historical Evaluation of Disregard of Religious Identifications in Divine religions Prof: Zahida Parveen*. Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities, 4(1), 135-147.
https://doi.org/10.53575/u10.v4.01.135-147
URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/105

QR Code

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 135-147
Published online: 2020-06-30

مذہبی شعائر کی بے حرمتی وتوہین(سامی ادیان کے پس منظر میں تحقیقی جائزہ)

Historical Evaluation of Disregard of Religious Identifications in Divine religions

Prof: Zahida Parveen*
Masuood Ahmed**
Shumaila Rafique***

Abstract
There have been extraordinary signs and symbols in every religions that are given due honour and respect by their followers. In all the Semitic religions (based on revelation) the respect of emblems has remained a common and the disrespect to these religious signs is considered a punishable act. In modern world, among the other reasons of the ongoing conflicts is the disrespect of such religious signs also. To bring the reconciliation and maintaining peace and solidarity among the nations, it is obligatory that the emblems of every religion should be given due respect. In this article the concept of the respect to these signs is discussed in the light of the teachings of three Semitic religions. rand the punishment on their disrespect have been discussed comparatively, which in this regard world prove a positive step. It is a condition of publication in this journal that authors assign copyright or license publication rights of their articles to the Islamic Research Institute, International Islamic University, Islamabad. This enables IRI to ensure full copyright protection and to disseminate the article, and of course the journal, to the widest possible readership in print and electronic formats as appropriate. Furthermore, the authors are required to secure permission if they want to reproduce any figure, table, or extract from the text of another source. This applies to direct reproduction as well as "derivative reproduction" (where you have created a new figure or table which derives substantially from a copyrighted source). Allah Almighty has perfected His benevolence towards humanity through the mercy of the worlds, the Messengers and the intercessors of the sinners Muhammad Kareem. Undoubtedly, this benevolence towards mankind is the religion of Allah, Islam, Called it a 'great blessing' for humanity.
Keywords: Islam, Humanity, Semitic religions, Punishable, Modern world

تعارف:

موجودہ دور میں دنیا گلوبل ویلج(Global Village)کی شکل اختیار کر چکی ہے۔دنیا کے مختلف خطوں میں بسنے والے ایک دوسرے کے انتہائی قریب آچکے ہیں،دوریاں ختم ہو چکی ہیں۔اس میں اہم کردار جدید ذرائع ابلاغ و مواصلات نے ادا کیا ہے۔اس طرح پوری دنیا کے لوگوں کے خیالات،عقائد و نظریات،ثقافت جو باہم ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں ان کو سمجھنے اور بعض دفعہ اپنانے میں آسانی پیدا ہو گئی ہے۔اور بعض دفعہ یہی مختلف خیالات،عقائد و نظریات ایک دوسرے کے لیے پریشانی،مشکلات و مصائب کا سبب بنتے نظر آتے ہیں۔ موجودہ دور میں بھی سیاسی مفادات کے پس منظر میں یہی عناصر اختلافات اقوام کا سبب بن رہے ہیں۔

* Professor, Islamic Studies, Waqar-u-nesa college: Rawalpindi, PK: Emails ztvnrwp@gmail.com, ORICD ID: https://orcid.org/0000-0002-4852-5602
** Assistant, Professor Department of Dawah & Islamic Culture, Faculty of Usuluddin International Islamic University Islamabad, Email: Masood.ahmed@iiu.edu.pk, Masood.a.u @gmail.com ORICD ID: https://orcid.org/0000-0002-9804-8314
*** Ph.D Scholar, Department Uloom Islamiya, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar.

(پی۔ایچ۔ڈی سکالر) شعبہ علوم اسلامیہ، شہید بینظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی، پشاور

ان اختلافات و مسائل کو احسن طریقے سے حل کرنے کے لئے مختلف انداز میں تقریباً ہر سطح کوششیں اور کاوشیں جاری ہیں۔ جن میں خصوصی کردار فکری و علمی دنیا کی کوششوں کا ہے۔ صاحب علم و دانش و بصیرت نے بین المذاہب و ادیان نے گفت و شنید و مکالمہ پر زور دیا ہے۔ ان کے خیال میں گفت و شنید کے ذریعے ہی باہم کشیدگی و مخاصمت کو ختم یا کم از کم ایک حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ دنیا کو اسی کے ذریعے تباہی و بربادی سے نجات دلائی جا سکتی ہے اور پوری دنیا کے انسانوں کو الہامی مذاہب کے نظریہ امن و سلامتی سے روشناس کرایا جا سکتا ہے۔
بین المذاہب و ادیان کی گفت و شنید (مکالمہ) کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿قل يا أهل الكتاب تعالوا إلىٰ كلمة سواء بيننا وبينكم ألا نعبد إلا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا أربابا من دون الله فإن تولوا فقولوا اشهدوا بأنا مسلمون﴾[1]

کہو، اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنالے۔ اس دعوت کو قبول کرنے سے اگر وہ منہ موڑیں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو، ہم تو مسلم (صرف خدا کی بندگی اور اطاعت کرنے والے) ہیں۔
یہ بات بڑی خوش آئند بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے پیش نظر موجودہ دور میں اہل علم و دانش ایسی تحقیقی کاوشیں کر رہے ہیں، جن کے ذریعے مختلف مذاہب کی تعلیمات میں جو مشترکہ عناصر ہیں، یکجا کر کے دنیا کے سامنے پیش کئے جائیں تاکہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کو امن و سلامتی کی اہمیت و ضرورت سے روشناس کرایا جائے تاکہ عملی طور پر امن و سلامتی کے لئے کی جانے والی کوششیں بار آور ثابت ہو سکیں، اور اس دنیا میں بسنے والے انسان آزادی کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔ آج عالمگیریت کے دور میں انسانیت کی نجات بین المذاہب گفت شنید (مکالمہ) ہی میں مضمر ہے۔ اور یہ تب ہی ممکن ہے کہ تمام مذاہب کے لوگ اپنے اپنے انبیاء و رسل کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔
زیر نظر مقالہ میں اس مسئلے کو تحقیق کا موضوع بنایا گیا ہے اور سامی مذاہب (ابراہیمی مذاہب) میں شعائر مذاہب و ادیان کی ہتک آمیزی اور توہین سے متعلق احکامات کا مذکورہ مذاہب کی مقدس کتب (تورات، انجیل، زبور، قرآن مجید) کی تعلیمات کی روشنی میں مفصل جائزہ لیا گیا ہے۔
بتدریج یہودیت، عیسائیت اور اسلام کی مقدس کتب کی املاء کو بطور حوالہ جات نقل کیا گیا ہے۔ اور پھر آخر میں ان تمام مذاہب کی تعلیمات کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ تین اجزا پر مشتمل ہے پہلے جزو میں سامی مذاہب شرعی مصادر اور اسلامی شریعت کے پس منظر میں شعائر کا مختصر تعارف بیان کیا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ آئمہ اور مجتہدین کے اقوال کو احاطہ تحریر میں لایا جائے۔ مقالہ کے دوسرے جزو میں سامی مذاہب (یہودیت، عیسائیت اور اسلام) میں شعائر دینیہ کی توہین و تضحیک کے حوالے سے نقطہ نظر کو نقل کر کے تقابلی جائزہ لیا

جائے گا۔اور تیسرے جزو میں مقالہ سے اخذ کردہ نتائج وسفارشات کو مرتب کیا جائے گا۔

یہودیت کے مصادر وماخذ شریعہ:

یہودی شریعت کا بنیادی مصدر عہد نامہ عتیق ہے۔ یہ عہد نامہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔پہلے حصے میں پانچ کتابیں شامل ہیں۔ان پانچ کتابوں کو خمسہ موسوی کہتے ہیں جو قانون موسوی (Law of Moses) کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔کتب خمسہ کے نام بالترتیب یہ ہیں۔

i) پیدائش ii) خروج iii) احبار iv) گنتی v) استثنا

یہودیت کے مصادر وشریعہ:

بنیادی طور پر عیسائیت شریعہ کے دوماخذ/مصادر ہیں۔i) عہد نامہ قدیم/عتیق ii) عہد نامہ جدید

عہد نامہ عتیق جہاں یہودیوں کے ہاں مقدس تصور کی جاتی ہے۔ وہاں عیسائیوں کے ہاں بھی عیسائیت کا بھی اساسی ماخذ شریعہ مانی جاتی ہے۔ گویا کہ یہ عیسائیوں اور یہودیوں دونوں نے مذاہب کا بنیادی ماخذ شریعت ہے۔

ثانی الذکر "عہد نامہ جدید" یہ کل ستائیس کتب پر مشتمل ہے۔بنیادی طور پر عہد نامہ جدید کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن کے نام بالترتیب یہ ہیں۔i) انجیل متی ii) انجیل مرقس iii) انجیل لوقا iv) انجیل یوحنا، اور عہد نامہ جدید کے دوسرے حصے میں تیئیس (۲۳) کتب شامل ہیں۔

اسلامی شریعہ کے بنیادی ماخذ:

شریعت اسلامی کے ماخذ قانون چار ہیں: i) کتاب اللہ ii) سنت رسول اللہ ﷺ iii) اجماع iv) قیاس[2]

پہلا ماخذ شریعت کتاب اللہ یعنی قرآن کریم ہے جس کی تعریف ان الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے: وہ کتاب جو رسول اللہ ﷺ پر نازل کی گئی ہے، مصاحب میں لکھی گئی اور بغیر شبہ کے تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی ہے۔[3] لیکن قرآن کریم کی تمام آیات ماخذ قانون نہیں ہیں بلکہ صرف آیات الاحکام سے قانون شریعت مستنبط ہوتا ہے۔آیات الاحکام کی تعداد پانچ سو (۵۰۰) ہے۔[4]

دوسرا ماخذ سنت ہے جس سے مراد رسول ﷺ اللہ کے اقوال، افعال اور تصویبات ہیں۔[5] سنت رسول ﷺ کا کل مجموعہ قانون شریعت کا ماخذ نہیں بلکہ صرف تین ہزار ایسی احادیث ہیں جن سے احکام مستنبط ہوتے ہیں۔[6]

شعائر کے لغوی معانی:

شعائر عربی زبان کے لفظ شعیرۃ کی جمع ہے جس کے معنی علامت کے آتے ہیں۔[7]

شعائر کے اصطلاحی معنی ومفہوم

اصطلاحی معنوں میں دین و مذہب کی تمام نشانیوں کو شعائر کہا جاتا ہے۔ چند ایک مفسرین نے شعائر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ

رد شعائر سے مراد عبادات کے مقامات، زمانے اور علامات دین ہیں۔ [8]

قرآن پاک میں صفا و مروہ (جو کہ بیت اللہ شریف سے ملحق ہے، حضرت ہاجرہؑ، حضرت اسماعیلؑ، آب زم زم کی وجہ سے معروف ہیں۔ ان پہاڑیوں کو اللہ تعالیٰ نے شعائر کہا ہے۔

ارشاد ربانی ہے

﴿إن الصفا والمروة من شعائر الله﴾ [9]

"بے شک کوہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں"۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے

﴿ذٰلك ومن يعظم شعائر الله فإنها من تقوى القلوب﴾ [10]

"اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی عزت و توقیر کرے پس اس کا دل اللہ کے خوف سے سرشار ہے"۔

بعض مفسرین کے نزدیک یہاں شعائر سے مراد قربانی سے متعلق عبادات، مقامات اور اوقات ہیں۔ [11]

علامہ ماوردی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دار السلام اور دار الکفر کے مابین جن علامات سے تفریق فرمائی ہے وہ شعائر ہے [12]۔ ہر مذہب کے شعائر الگ الگ ہوتے ہیں شریعت اسلامی میں شعائر اللہ سے متعلق شاہ ولی اللہ [13] فرماتے ہیں کہ ان میں سے بڑے شعائر چار ہیں یعنی قرآن کریم، کعبۃ اللہ، رسول اللہ ﷺ اور نماز ہیں [14]۔ جبکہ دوسرے شعائر میں ہر وہ چیز شامل ہے جو دین کی نشانی ہو جیسا کہ شعائر کی تعریف و مفہوم سے واضح ہے۔ اسی طرح یہودی اور عیسائی مذہب میں بھی عبادات کی مختلف تمام جگہوں، اوقات اور دین و مذہب کی ہر نشانی شعائر میں شامل ہے۔

یہودیت میں خدا کے نام کی بے حرمتی و توہین کی ممانعت:

عہد نامہ عتیق جو کہ یہودی مذہب کا بنیادی مصدر و ماخذ ہے اس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ خدا کے نام کی توہین کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے "تو خداوند کا نام بری نیت سے نہ لینا، کیوں کہ جو کوئی (خدا) اس کا نام بری نیت سے لے گا تو خداوند اسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔" [15]

اسی طرح ایک اور مقام پر ہے۔

"تو خدا کو مت سنا" [16]

احبار، باب ۲۱ میں کاہنوں کو ہدایات دیتے ہوئے خدا کے نام کی بے حرمتی سے منع کیا گیا ہے۔ [17]

عہد نامہ عتیق میں خداوند کے نام کی بے حرمتی و توہین سے ممانعت کے واضح احکامات ہیں۔ ان احکام کی موجودگی میں اگر کوئی اس جرم کا ارتکاب کرے گا تو اسی مقدس کتاب میں اس کے لیئے سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ جس طرح احبار، باب ۱۸ میں ایک ایسے شخص کا موسیٰ علیہ السلام کے سامنے ذکر کیا گیا جس نے خداوند کے نام کی بے حرمتی و گستاخی کی تھی۔ اس کو سزا کے طور پر سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ایک اور

مقام پر بھی اسی قسم کا ہی حکم موجود ہے۔"بنی اسرائیل کو کہہ دو کہ اگر کوئی اپنے خداوند پر لعنت کرے تو اس کا گناہ اسی کے سر لگے گا اور جو کوئی خدا کے نام پر کفر بکے گا وہ ضرور جان سے مارا جائے گا اور پوری جماعت اسے سنگسار کرے گی۔")[18]

اسی طرح احبار باب ۲۰ میں کہا گیا ہے:

"پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ کوئی اسرائیلی یا اسرائیل میں رہنے والا کوئی پردیسی اپنی اولاد میں کسی کو مالک کی نذر کرے تو ضرور جان سے مارا جائے گا اور جماعت کے لوگ سے سنگسار کر دیں")[19] اور اس کے ساتھ ہی سنگسار کرنے کی وجہ بھی خود ہی بتادی ہے کہ یہ شخص میرے نام کی بے حرمتی کا مرتکب ہوا ہے۔چونکہ لعنت بھیجنا بھی بے حرمتی اور گستاخی کے زمرے میں آتا ہے اس لیے خدا پر لعنت بھیجنے والے کے لیے بھی عہد قدیم (عہد نامہ عتیق) نے سنگسار کرنے کی سزا تجویز کی ہے۔[20]

تالمود میں بھی ذات باری تعالیٰ کی بے حرمتی کرنے والے کو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا ہے)ے ۲(۔اس حکم میں اضافی بات یہ کی گئی ہے یہ سزا تب لاگو ہو گی جب مجرم نے صاف طور پر خدا کا نام لے کر بے حرمتی کی ہو۔عہد نامہ عتیق میں خدا کی توہین کرنے پر سنگساری کے علاوہ بھی دوسرے طریق سے بھی سزائے موت کا حکم دیا گیا ہے۔جس طرح احبار، باب ۱۸ میں کئی ایک جرائم کا ذکر کیا گیا ہے جن میں خدا کے نام کی بے حرمتی وتوہین کا جرم بھی شامل ہے۔آخر میں یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ "جو ان مکروہ کاموں میں سے کوئی بھی کام کرے گا وہ اور ایسے تمام اشخاص لازما اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالے جائیں"[21]

اسی طرح احبار باب ۲۰ میں لکھا ہے "میں بھی اس شخص کا مخالف ہوں گا اور اسے اس لوگوں میں سے کاٹ ڈالوں گا کیونکہ اس نے اپنے بچوں کو مولک کی نذر کر کے میرے مقدس کو ناپاک کیا اور میرے پاک نام کی بے حرمتی کی[22]۔"مذکورہ بالا عبارات میں مجرم کو سزائے موت دینے کے لیے واضح طور پر کسی ایک طریقے کو متعین نہیں کیا گیا، لیکن دیکھا جائے تو کاٹ ڈالنے کے الفاظ تلوار کے ذریعے سزائے موت دینے پر دلالت کرتے ہیں۔جبکہ "تالمود میں خدا کو کسی بت کے نام سے پکارنے پر سزائے موت کے لئے پھانسی کا طریقہ تجویز کیا گیا ہے۔"[23]

عیسائیت میں خدا کے نام کی بے حرمتی وتوہین کی ممانعت:

عیسائی مذہب میں بھی خداوند قدوس کی توہین وبے حرمتی کو ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا ہے۔یعنی خداوند قدوس کی توہین کرنے والے کو ہر صورت سزا دینا لازم قرار دیا گیا ہے۔کوئی اور رعایت نہ کی جائے گی۔عہد جدید مرقس باب ۳ میں لکھا ہے:

"پاک روح کے خلاف کفر بکنے والا ایک ابدی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے،اس لیے اسے کبھی معاف نہیں کیا جائے گا۔"[24]

عیسائیت میں بھی خداوند کی گستاخی وتوہین اور اس کے نام کی بے حرمتی کا مرتکب سزا کا مستحق ہے۔عیسوی شریعت میں قانون کا اصل مصدر و ماخذ انجیل مقدس ہے۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ عہد نامہ عتیق کو بھی قانون کے ماخذ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ایک قول منسوب کیا گیا ہے۔وہ قول انجیل متی میں "شریعت کی تکمیل" کے زیر عنوان نقل کیا گیا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کو رد کرنے آیا ہوں۔ میں انہیں رد نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین نابود نہیں ہو جاتے شریعت کا چھوٹا سا سوشہ تک مٹنے نہ پائے گا۔"[25]

درج بالا عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عہد نامہ عتیق (عہد قدیم) کے احکامات شریعت عیسوی میں قابل عمل ہیں بلکہ واجب العمل ہیں۔ کیونکہ مذکورہ بالا دلائل اس بات کے لیے کافی ہیں کہ عیسائیت میں خداوند قدوس کی توہین و گستاخی پر سزائے موت کا حکم موجود ہے۔ عہد قدیم کے علاوہ عہد جدید میں بھی جہاں دیگر جرائم کا ذکر موجود ہے وہاں خدا سے نفرت کرنے اور گستاخی کرنے والوں سے متعلق بھی جرائم و سزا کا ذکر موجود ہے۔ خداوند قدوس کی بے حرمتی کرنے والوں کی سزا کے متعلق ان الفاظ میں حکم دیا گیا ہے۔ "ایسے کام کرنے والے خدا کے عادلانہ حکم کے مطابق موت کی سزا کے مستحق ہیں[26]۔" اس طرح انجیل متی باب ٢٦ اور انجیل مرقس باب ١٤ میں یسوع کی عدالت میں پیشی پر اس خدا کے نام پر کفر بکنے کے الزام کے تحت موت کی سزا تجویز کرنا بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ مسیحیت میں توہین ذات باری تعالیٰ کی سزا، موت ہے۔[27]

درج بالا دلائل و مبحث سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسوی شریعت میں بھی توہین ذات باری (خدا) کی سزا موت ہے۔

اسلام میں اللہ تعالیٰ کے نام کی بے حرمتی و توہین کی ممانعت:

اسلام ایک ایسا دین ہے جو اس سے قبل تمام ادیان و مذاہب کی تصدیق کرتا ہے اور انکے برحق ہونے کا اعلان کرتا ہے، جس طرح اسلام سے پہلے کی الہامی و آسمانی کتب نے ذات باری تعالیٰ کی توہین و تضحیک کو ایک عظیم گناہ قرار دیا ہے اسی طرح اسلام نے بھی اللہ تعالیٰ کی بے حرمتی، توہین، گستاخی کو حرام قرار دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

﴿ولا تسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم ﴾[28]

"اور تم برا نہ کہو ان کو جن کی یہ پرستش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا، پس وہ برا کہنے لگیں گے اللہ تعالیٰ کو بغیر علم کے"۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ "کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ غیر مسلموں کے شعائر دینیہ اور معبودان باطلہ کی توہین کرے[29]۔" اس کی بڑی اور اہم وجہ یہ ہے کہ کسی غیر مسلم کو کسی بھی بہانے سے اللہ تعالیٰ کی ذات کی شان اقدس میں گستاخی و بے حرمتی کی جرأت نہ ہو سکے۔ سورۃ توبۃ کی آیۃ ٦٥، ٦٦ میں واضح طور پر شعائر دینیہ کی استہزا کرنے کو کفر کے مترادف قرار دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

﴿ولئن سألتهم ليقولن إنما كنا نخوض ونلعب قل أبالله وآياته ورسوله كنتم تستهزئون لا تعتذروا قد كفرتم بعد إيمانكم إن نعف عن طائفة منكم نعذب طائفة بأنهم كانوا مجرمين﴾[30]

"اور اگر تم ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو تو کہیں گے ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کرتے تھے۔ کہو کیا تم خدا اور اسکی آیتوں اور

اسکے رسول سے ہنسی کرتے تھے۔ بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کر دیں تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں"۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے فقہا کرام کہتے ہیں "توہین چاہے مذاق واستہزا میں ہو یا سنجیدگی کے ساتھ، ہر حالت میں موجب کفر ہے۔"[31]

"توہین کرنے والا مرتد کے حکم مس میں آتا ہے اور شریعت اسلامی میں ارتداد کی سزا موت ہے۔ لیکن فقہا میں سزائے موت کے وقت کے متعلق اختلافات پایا جاتا ہے۔ احناف اور مالکیہ کے نزدیک اگروہ توبہ سے انکار کرے تو اسے سزائے موت دی جائے گی[32]۔" جبکہ حنابلہ اسکی توبہ کے عدم قبولیت کے قائل ہیں اور توہین کے ساتھ اس کو واجب القتل سمجھتے ہیں[33]۔

البتہ یہ ضرور دیکھ جائے گا کہ توہین کی صراحت کے ساتھ کی گئی ہے یا کنایتاً۔ صراحتاً توہین کرنے والے کو سزائے موت دی جائے گی اور توہین کے متحمل الفاظ کی ادائیگی پر تادیبی سزا دی جائے گی۔[34]

مذاہب ثلاثہ میں تعلیمات شعائر دینیہ میں مماثلت ہے۔ درج بالا عبارت سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوتی ہے کہ تمام سامی مذاہب میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے متعلق گستاخی و توہین کی سزا موت ہے۔

یہودیت میں بڑی وضاحت کے ساتھ سزائے موت کے لئے رجم (سنگسار) پھانسی اور تلوار سے کاٹنے کے طریقے تجویز کئے گئے ہیں جبکہ عیسائیت اور اسلامی شریعت میں سزائے موت کے لیے کوئی خاص طریقہ وضع نہیں کیا گیا۔[35]

۱ ٤ ۔ محمد بن عبداللہ الخرشی، شرح مختصر الخلیل، دار الفکر للطباعۃ، بیروت، ج: ۸، ص: ٤ ٧

سامی مذاہب میں مقدس شخصیات کی توہین کی ممانعت

یہودیت میں توہین کی ممانعت:

یہودی مذہب میں جس طرح خداوند قدوس کی گستاخی و توہین سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح مقدس، برگزیدہ شخصیات (انبیاء ورسل، اولیاء کرام) اور قوم کے سرداروں کی بے عزتی و توہین اور تضحیک سے بھی منع کیا گیا ہے۔ خروج باب ۲۲ میں لکھا ہے۔ "تو خدا کو مت کوسنا اور نہ اپنی قوم کے سردار پر لی بھیجنا۔" اس عبارت میں خداوند قدوس کی گستاخی و توہین کے ساتھ قوم کے بڑوں (پیشوا، سردار) کی توہین سے منع کیا گیا ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہودی مذہب میں قوم سرداروں اور پیشواؤں کی توہین و تضحیک اور ان پر لعنت بھیجنا ایک غلیظ اور ممنوع عمل قرار دیا گیا ہے۔

ایسا ہی کچھ سلاطین باب ۲۱ میں (خداوند قدوس) ذات باری تعالیٰ کی توہین پر سنگساری کا حکم دینے کے ساتھ بادشاہ پر لعنت کرنے والے کو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا ہے[36]۔ اسی طرح احبار میں کاہن جس کو مذہبی پیشوا کی حیثیت حاصل ہے اسکی بے عزتی کو بڑا جرم تصور کیا جاتا ہے۔ یہودی شریعت میں زانی کی سزا موت ہے۔ جبکہ کاہن کی بیٹی جب بدکاری کی مرتکب ہوتی ہے تو اس کو سزائے موت آگ میں جلا کر دی

جائے گی۔اس کے لیے آگ سے جلانے جیسی سخت سزا محض اس لیے مقرر کی گئی ہے کہ مذہبی طور پر معزز و مقدس سمجھے جانے والے اپنے کاہن باپ کی رسوائی کا باعث بنی[37]۔

عیسائیت میں توہین کی ممانعت:

عیسائی مذہب میں مقدس، برگزیدہ شخصیات کی توہین وتضحیک ایک عظیم گناہ قرار دیا گیا ہے۔عہد نامہ جدید میں اکثر مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب قول کیا گیا ہے۔ جس میں روح القدس کی توہین کو ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا ہے۔انجیل متی باب ۱۲ میں لکھا ہے۔"آدمیوں پر گناہ اور کفر معاف کیا جائے گا۔لیکن جو کفر پاک روح کے خلاف ہو گا وہ نہیں بخشا جائے گا۔[38]

"اسی طرح بعینہ یہی الفاظ انجیل مرقس باب ۳ میں بھی موجود ہے۔"[39]

مذکورہ بالا عبارات میں اس جرم کو ناقابل معافی قرار دیا گیا ہے، جبکہ ساتھ یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ یہ "جرم صرف آخرت میں نہیں بلکہ دنیا میں بھی ناقابل معافی ہے[40]۔"

اس بات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب میں بھی مقدس برگزیدہ شخصیات کی توہین وتضحیک ایک ناقابل معافی جرم ہے۔اور روحانی طور پر ہر گناہ میں بڑھوتری کا سبب ہے۔اگرچہ عیسائیت میں سزا کا نظریہ قدرے واضح نہیں ہے تاہم یہ امر مستحکم ہے کہ عہد نامہ قدیم کے احکامات دونوں مذاہب عیسائیت و یہودیت میں یکساں واجب العمل ہیں۔عیسائیت میں سزا کا انداز وہی ہے جو یہودیت میں پایا جاتا ہے۔

اسلام میں توہین کی ممانعت:

اسلام میں برگزیدہ اور مقدس شخصیات (انبیاء ورسل، اولیاء اللہ) یا کسی بھی مذہب کے مذہبی پیشوا، قوم کے سردار، بزرگ شخصیات وغیرہ، کی توہین وتضحیک ایک بڑا جرم اور گناہ ہے۔

ارشاد ربانی ہے

﴿ولئن سألتهم ليقولن إنما كنا نخوض ونلعب قل أبالله وآياته ورسوله كنتم تستهزئون لا تعتذروا قد كفرتم بعد إيمانكم إن نعف عن طائفة منكم نعذب طائفة بأنهم كانوا مجرمين﴾[41]

اگر تو ان سے پوچھے تو یہ صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنس بول رہے تھے، تو کہہ دے کہ کیا اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے ہیں۔ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے ہو، اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کر لیں تو کچھ لوگوں کو ان کو جرم کی سنگین سزا بھی دیں گے۔[42]

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مبارکہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ کی توہین وتضحیک اور استہزاء کو موجب کفر قرار دیا ہے۔

اس کے علاوہ اسلامی شریعہ کے اصول وضوابط میں توہین رسالت کی سزا موت ہونے کے کئی دلائل قرآن وسنت میں موجود ہیں۔

ارشاد ربانی ہے۔

﴿إن الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة وأعد لهم عذابا مهينا﴾[43]

"جو لوگ خدااور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر خدا دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے"۔

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ [44] فرماتے ہیں دنیا میں لعنت سے مراد قتل ہے۔[45]

قرآن کریم کے بعد احادیث رسول ﷺ سے بھی توہین رسالت پر شاتم رسول ﷺ کی سزا، موت ثابت ہے۔

سنن ابی داؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ [46] سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھی۔ ایک شخص نے ہجو کرنے پر اس کا گلا گھونٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿الا اشهدوأن دمها هدر﴾[47]

"گواہ رہو کہ اس عورت کا خون ہدر ہے"۔

اسکے علاوہ بھی کئی مواقع پر خود رسول اللہ نے شاتم کو قتل کرنے کے لئے صحابہ کو حکم دیا تھا۔[48]

اور جب کبھی کوئی مسلمان بھی رسول ﷺ کی توہین کرے تو اس پر فقہاء کرام نے قتل کی سزا پر ہی اکتفا کیا ہے۔ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ [49] نے الشفاء میں شاتم رسول کے لیے موت کی سزا پر امت کا اجماع نقل کیا ہے۔[50] لیکن جب کوئی غیر مسلم (زمی) رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہو تو جمہور اس کے لیے سزائے موت کے قائل ہیں۔ البتہ احناف کے نزدیک جب تک زمی اعلانیہ گستاخی نہ کرے اس کو سزائے موت نہیں دی جائے گی۔[51]

مذاہب ثلاثہ (یہودیت، عیسائیت، اسلام) شعائر دینیہ کی توہین و سزا موت

درج بالا حوالہ جات وعبارات سے ثابت ہوا کہ تینوں سامی مذاہب میں شعائر دینیہ اور برگزیدہ شخصیات کی تضحیک و توہین کی سزا موت ہے۔

٥٦۔ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب الھاشمی، امیر المؤمنین، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچازاد بھائی اور داماد تھے۔ قرآن کریم سے اجتہاد اور مسائل کے استنباط کے ماہر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے کل ٥٨٦ احادیث روایت ہیں۔ (ابن عبد البر، مصدر سابق، ٣، س ن: ١٩٧٩ء)

یہودیت میں دیگر شعائر کی بے حرمتی کی سزا کا تصور:

یہودی مذہب میں دینی شعائر کی بے عزتی و حرمتی کے متعلق عہد نامہ عتیق میں جگہ جگہ احکامات موجود ہیں۔ شریعت موسوی میں سبت کے دن کو دینی علامت کی حیثیت حاصل تھی۔ حزقیل باب ٢٠ میں لکھا ہے: "میں نے ان کو باہمی نشان کے طور پر سبت بھی دی تا کہ وہ جان لیں کہ مجھ خداوند نے ان کو پاک کیا ہے"۔ اس سے آگے سبت کی سزا کا ذکر موجود ہے۔ "انہوں نے میری سبتوں کی محبت کی بے حرمتی کی، اس

لیے میں نے کہا میں اپنا غضب ان پر انڈیل دوں"۔ قہر الٰہی کے علاوہ تورات وتالمود میں سبت کی توہین کے متعلق دنیاوی سزاؤں کے احکامات بھی مذکور ہیں، جیسے خروج باب ۳۱ میں آیا ہے: "جو کوئی سبت کی بے حرمتی کرے وہ ضرور مار ڈالا جائے، جو کوئی اس دن کوئی کام کرے اپنی قوم سے خارج کیا جائے[52]"۔ اسی طرح گنتی باب (۱۵) میں ایک شخص جو سبت کے دن کام کر رہا تھا کے متعلق حکم دیا گیا ہے: "خداوند نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا ہے کہ یہ آدمی مار ڈالا جائے۔ ساری جماعت لشکر گاہ کے باہر اسے سنگسار کرے، چنانچہ جیسا خداوند نے موسیٰ علیہ السلام و حکم دیا تھا تو اسی کے مطابق جماعت نے اسے لشکر گاہ کے باہر لے جا کر سنگسار کیا اور وہ مر گیا"۔[53]

یہودی مذہب میں قربانی کی بڑی اہمیت ہے اسکی توہین سے بھی منع کیا گیا ہے۔ جیسے احبار باب ۷ میں قربانی کے گوشت سے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔ "اگر کوئی شخص جو ناپاک رفاخت کی قربانی کا گوشت جو خداوند کا حصہ ہے کھالے تو ایسا شخص لازما اپنے لوگوں میں سے خارج کیا جائے"۔[54]

سزامیں مماثلت:

درج بالا املاء و حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مذاہب ثلاثہ میں تمام شعائر کی توہین اور بے حرمتی کی سزا موت ہے چونکہ یہ جرم بہت بڑا جرم ہے۔ یہودی مذہب میں سبت کی توہین کرنے پر موت کی سزا مقرر کی گئی ہے اور بعض دیگر شعائر کی توہین و بے حرمتی پر ملک بدر کرنے کے علاوہ کچھ دیگر سزاؤں کا بھی ذکر موجود ہے۔ عیسائی مذہب میں شعائر کی توہین پر سزائیں حضرت عیسیٰؑ کے حکم کے تابع ہیں۔ مقدس، عظیم شخصیات کی توہین پر سزائیں موجود ہیں۔ لیکن ان کا طریقہ کار قدرے واضح نہیں ہے۔ اسلام جو کہ دین فطرت ہے میں بھی مرتد کی سزا موت ہی مقرر کی گئی ہے لیک ایک گنجائش یہ ہے کہ مرتد کو توبہ کرنے کے لیے تین دن دیئے جائیں گے۔ اگر وہ توبہ کر لے تو اسے معاف کر دیا جائے گا، دوسری صورت میں موت کی سزا دی جائے گی۔

نتائج:

زیر نظر مقالہ میں سامی مذاہب (یہودیت، عیسائیت اور اسلام) کی مقدس کتب (تورات، انجیل، قرآن کریم) سے نقل کردہ عبارات و حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ ان تمام مذاہب میں ش دینیہ کی تضحیک و توہین اور گستاخی ایک عظیم جرم ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والے کے لیے تمام مذاہب نے سخت ترین سزائیں تجویز کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور مقدس شخصیات (انبیاء ورسل، اولیاء کرام، صلف صالحین) کی توہین و بے حرمتی پر تمام سامی مذاہب نے موت کی سزا مقرر کی ہے۔ یہودی مذہب میں اس جرم کا ارتکاب کرنے والے شخص کی سزائے موت کے مختلف طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ عیسائیت اور اسلام میں تلوار کے ذریعے سزائے موت دینے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اسی طرح دیگر شعائر دینیہ سے متعلق مختلف سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ یہودیت میں سزائے موت اور جلاوطنی کی سزا مقرر ہے۔ دین اسلام میں ایسے جرم کا مرتکب، مرتد ہو جاتا ہے، مرتد کو توبہ واستغفار کے لیے تین دن کی مہلت دی گئی ہے۔ مہلت کے باوجود اگر وہ توبہ نہ کرے

تو پھر سزائے موت لاگو ہو گی۔

سفارشات:

- اسلام میں ہمیشہ سے بین المذاہب گفتگو (مکالمہ) پر زور دیا گیا ہے۔
- موجودہ دور ذرائع ابلاغ کی ترقی کا دور ہے۔اسے مکالمہ کے لیے مؤثر ذریعہ کے طور پر استعمال میں لایا جائے۔
- بین المذاہب مکالمہ کے لیے قرآنی اصول وضوابط کو بروئے کار لاتے ہوئے تمام مذاہب کی مشترک تعلیمات واحکامات کو عوام الناس کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ امن کے قیام میں مدد مل سکے اور شعائر دینیہ کی بے حرمتی وتوہین سے بچا جا سکے۔
- موجودہ دور میں امن قائم کرنے، اخوت و بھائی چارے کی فضا قائم کرنے اور قتل و غارت گری عالمی سطح پر افراتفری کی فضا کو ختم کرنے میں بین المذاہب مکالمہ اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے کہ جب دوسرے مذاہب کے شعائر کی تعظیم ایسے ہی کی جائے جیسے اپنے مذہب کے شعائر کی تعظیم وتوقیر کی جاتی ہے۔
- بین الاقوامی سطح پر مختلف مذاہب کے اہل علم و صاحب بصیرت لوگ شعائر دینیہ کی تعظیم و توقیر کی ترغیب کے لیے سیمینار منعقد کرائیں۔

References

1. Surat Al Imran: 64.
2. Ahmed bin Muhammad bin Ishaq al Shashi, usool al Shashi, dar ul kutub al arabi, bairut, juld: 1, paij: 13.
3. Saaduddin Masaood bin Umar al Taftazani, Sarh al Toudeei, maktaba sabeeh, Egypt, juld: 1, paij: 46.
4. Abdul Raheem bin al Hassan bin Ali al Sanuddi, Nihayat al sawal fi Sarh Minhaj al usool, dar ul kutub al ilmiya, bairut, 1999, juld: 1, paij: 398.
5. Mula Jeevan Shaikh Ahmed hin abu saeed bin Ubaidullah al Hanafi, noor ul anwar, maktaba rashidiya, koita, paij: 175.
6. Muhammad bin Abdullah Abu Bakar bn al arabi, al mahsool, dar ul biyariq, Uman, 1999, juld: 1, paij: 135.
7. Muhammad bin Mukaram bin Ali, Lisan al Arab, dar sadir, bairut, 1994, juld: 4, paij: 414.
8. Wizarat al Oaqaf wal Shoon al Islamiya, al mousooiat al faqihiyat al Kuwait, dar al silasil, Kuwait, 2007, juld: 26, paij: 97.
9. Al Quran, Surat al Baqarah: 152.
10. Surat al Hajj: 32.
11. Muhammad bin Jareer al Tibri, Tafseer al Tibri, mousista al risalat, bairut, 1420, juld: 18, paij: 622.
12. Ali bin Muhammad bin Muhammad al Mavardi, Ahkaam al Sultaniyat, Dar al Hadith, Qahira, Egypt, juld: 1, paij: 356.
13. Ahmed bin Abdul Raheem Farooqi Dehalvi (1110 – 1176 Hijri) nee Shah Waliullah kee laqab see shuhrat pai. Aap fiqah wa Hadith main apne dour kee imam thee. Fatah Rehman, al Fouzul

Kabeer, Hujatullah al Baligha kee app musanif heen. (Khairuddin bin Mehmood al Zarkali, al Uloom dar al ilim lil malameen, bairut, 2005, juld: 1, paij: 33).
14. Shah Waliullah, Hujatullah al Baligha, Dar al Jaleel, Bairut, 3005, juld: 1, paij: 33.
15. Ehad Nama Ateeq, Khurooj, 7:20.
16. Nafs Musdir, Khurooj, 28:22.
17. Nafs Musdir, Ahbar, 5:21.
18. Nafs Musdir, Ahbar, 24: 10-23.
19. Nafs Musdir, Ahbar, 20: 1-6.
20. Nafs Musdir, Salateen, (1), 21:10.
21. Talmood, 4:180.
22. Ehad Nama Ateeq, Ahbar, 18: 1-29.
23. Talmoodd, 4:181.
24. Ehad Nama Jadded, Muarqas, 3:29.
25. Nafs Musdir, Matti, 17, 18.
26. Nafs Musdir, Romiyoo, 1: 29-32.
27. Ibid.
28. Al Quran Surat al Inam: 108.
29. Muhammad bin Ahmed Abu Bakar al qurtabi, al jamia al ahkaam al quran, dar ul kutub al arabia, qahira, 1864, juld: 7, paij: 61.
30. Surat Tooba, 56:66.
31. Al Mosuata al Faqihiyat al Kuwaitiya, 22:184.
32. Ibn Abideen Muhammad bin Umar, Rad al Mukhtar Ali al Dar al Mukhtar, Dar al fikar, bairut, 1993, juld: 4, paij: 232.
33. Mansoor bin Yunus al Humbali, Kushaf al Qinae, Dar ul Kutub ilmiya, bairut, juld: 6, paij: 177.
34. Muhammad bin Abdullah al Kharshi, Sarh Mukhtasir al Khaleel, Dar al Fikar al Tabayat, bairut, juld: 8, paij: 74.
35. Ehad Nama Ateeq, Khurooj, 22:28.
36. Nafs Musdir, Salateen, (1), 21:9-14.
37. Nafs Musdir, Ahbar, 20:9.
38. Ehad Nama Jadded, Matta, 12:31.
39. Nafs Musdir, Murqis, 3:28-29.
40. Nafs Musdir, Matta, 12:32.
41. Al Quran, Surat al Tooba: 66.
42. Tafseer ibn Kaseer, Surat al Tooba: 65, 66.
43. Al Quran, Surat al Ahzab: 57.
44. Syedna Abdullah bin Abbas bin Abdul Mutalib, Rasoolullah S.A.W kee chacha zaad bahi thee. Aap R.A ko tarjuman al Quran or Hairul Ummat kaha jata hee. Aap R.A see 1660 riwayat manqool heen. (Ibn Abdul Birr Yusuf bin Abdullh, Isqeeab fi muarifat al Sahab) (Bairut, Dar al Jaleel, 1992) 3:933.
45. Muhammad bin Yaqoob Ferozabadi, Tanver ul Maqbas mun tafseer ibn Abbas, Dar ul kutub ilmiya, bairut, juld: 1, paij: 357.
46. Ali bin Abu Talib bin Abdul Mutalib al Hashmi, Amir ul Momineen, Huzoor Akram S.A.W kee

haqiqe chacha zad bhai or daamad thee. Quran Kareem see ijtihad or masail kee istumbat kee mahir thee. Aap RA see kull 586 Ahadith Riwayat heen. (Ibn Abdul Birr, Musdir Sa'biq, 3, 1979)

47. Sannan Abu Dauood, Kitab al Hudood, raqam: 4361.
48. Nafs musdir, Bab Qatal al asirro laa yarieed alaihu al salam, raqam: 2685.
49. Ayad bin Moosa bin Ayad (476-544 Hijri) sibta main paida howee, sibta kee qazi rahee. Aap R.A apne dour main Hadith, Nahu or Lughat kee imam manee jatee thee. Aap R.A kee tasaneef main al Shifa or Mashariq al Anwar shamil heen. (Ahmed bin Muhammad bin Khalqan, Dafyat al Aeyan, Dar Saadir, bairut, 1971, juld: 3, paij: 473).
50. Qazi Moosa bin Ayad, al Shifa b'tareef Huqooq al Mustafa, Darul Fihyaa, Uman, 1987, juld: 2, paij: 47.
51. Abu Bakar bin Masood al Kasani, Badaye al Sanaya, Dar ul kutub ilmiya, bairut, 1984, juld: 7, paij: 113.
52. Ehad Nama, Khurooj, 31:14.
53. Nafs Musdir, Ginti, 15:35, 36.
54. Nafs Musir, Ahbar, 7:19.